

222836 - حج تمتع کرنے والا احرام کہاں سے باندھے گا؟ اور کیا اس کیلئے جمرات کو کنکریاں مار کر بال مندوانا لازمی ہے؟

سوال

میں اللہ کے حکم سے سات ذوالحجہ کو حج تمتع کیلئے جانا چاہتا ہے، میں حج شروع کرتے وقت کیا کہوں؟ اور عمرہ کی سعی کے بعد بال مندوانا افضل ہے یا کتروانا؟ اسی طرح میں حج کا احرام کہاں سے باندھوں گا؟ اور اسی طرح کیا دس ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد مجھے قربانی بھی کرنا ہوگی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

حج تمتع یہ ہوتا ہے کہ انسان حج کے مہینوں میں جو کہ شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ ہیں ان میں صرف عمرے کا احرام باندھتے ہوئے کہے: "لبیک عمرہ"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ حج تمتع کے عمرے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"میقات پر پہنچنے کے بعد اسی طرح غسل کرے جیسے غسل جنابت کیلئے غسل کیا جاتا ہے، اور اپنے سر و داڑھی کے بالوں میں دستیاب اچھی سے اچھی خوشبو استعمال کرے، اور پھر احرام کی دونوں چادریں زیب تن کر لے، اس کیلئے افضل یہی ہے کہ سفید اور صاف ستھری چادریں ہوں، اور پھر کہے:

(لَبَّيْكَ عُمْرَةً، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ.

ترجمہ: میں حاضر ہوں عمرہ کیلئے، حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تعریف اور نعمتیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تیری ہی بادشاہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آواز بلند کرے، اور یہ ذہن نشین رکھے کہ اس کی آواز حجر و شجر، یا مٹی کا ڈھیلا بھی سنے گا تو قیامت والے دن اس کے حق میں تلبیہ کے بارے میں گواہی دے گا۔

تلبیہ کا موضوع: اللہ کے حکم کی تعمیل ہے؛ کیونکہ "لَبَّيْكَ" کا مطلب ہے کہ میں تیرا حکم مانتے ہوئے حاضر ہوں۔

جب تک عمرے کا طواف شروع نہیں ہو جاتا اس وقت تک تلبیہ کہتا رہے، چنانچہ مکہ پہنچ کر طواف، سعی، بال حلق، یا قصر کر وا کر احرام کھول دے، اور آٹھ ذو الحجہ کو صرف حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام ارکان بجا لائے، اس طرح حج تمتع کرنے والا عمرہ اور حج مکمل کرتا ہے " انتہی اللفاء الشہری "

آٹھ ذو الحجہ کو حج تمتع کرنے والا شخص اپنی اقامت کی جگہ سے حج کیلئے احرام باندھے گا، اور حج کا احرام باندھتے ہوئے وہ تمام کام کریگا جو عمرے کا احرام باندھتے ہوئے کیے تھے، اور حج کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے گا: " لَبَّيْكَ حَجًّا " اور اس کے بعد مشہور و معروف تلبیہ کے الفاظ اپنی زبان پر جاری رکھے گا۔

دائمى فتوى كميثى كے علمائے كرام كا كهنا هے كه:

" جو شخص ميقات سے عمرے كا احرام حج تمتع كرنے كيلئے باندھے تو وه عمره كرنے كے بعد اپنا احرام كهول دے، چنانچه اس كے بعد جدہ وغيره جا سكتا هے، پھر اپنی اقامت كی جگہ سے هی حج كا احرام باندھے " انتہی فتاوى اللجنة الدائمة - دوسرا ايڈيشن - (77-10/76)

شيخ ابن باز رحمه الله كهتے هیں:

" عمره كے احرام سے فراغت كے بعد حاجی كيلئے آٹھ تاريخ كو اپنی اقامت كی جگہ سے هی احرام باندھنا شرعى عمل هے، چاهے وه مكه ميں يا مكه سے باهر يا منى ميں كهیں بهی مقيم هو؛ كيونكه نبى صلى الله عليه وسلم نے عمره سے فراغت پانے والے صحابه كرام كو آٹھ ذو الحجہ كے دن اپنے اپنے خيموں سے احرام باندھنے كا حكم ديا تھا " انتہی " مجموع فتاوى ابن باز " (140 / 16)

دوم:

چونكه آپ سات تاريخ كو عمره كرينگے، اس ليے آپ عمره كرنے كے بعد اپنے بال كٹوائیں اور منڈوانے سے پرہيز كريں، تا كه حج كيلئے بال آپ منڈوا سكيں؛ كيونكه نبى صلى الله عليه وسلم نے حجة الوداع كے موقع پر عمره سے فراغت پانے والے صحابه كرام كو بال كٹروانے كا حكم ديا تھا، اس ليے كه صحابه كرام مكه ميں 4 ذو الحجہ كی صبح پہنچے تھے، اس سے يه معلوم هوتا هے كه اس صورت ميں بال كٹروانا منڈوانے سے افضل هے، تا كه بال منڈوانے كا عمل حج ميں هو سكه۔

مزید كيلئے آپ فتوى نمبر: (31822) كا مطالعه كريں۔

سوم:

حج تمتع كرنے والے حاجی كيلئے دس ذو الحجہ كے دن كيے جانے والے اعمال بالترتيب يوں هیں: جمره عقبه كو

کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، بال منڈوانا یا کٹوانا، طواف افاضہ اور سعی کرنا، اسی ترتیب سے عمل کرنا افضل ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے یہ اعمال کیے تھے۔ مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (106594) کا جواب ملاحظہ کریں۔

تاہم اگر کوئی حاجی ان اعمال کی ترتیب میں رد و بدل کر دے یا کچھ اعمال دس ذو الحجہ سے بھی مؤخر کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایام تشریق کے آخر تک بال منڈوائے جا سکتے ہیں، تاہم اگر ایام تشریق گزر جانے کے بعد بال منڈوانے پر کچھ اہل علم کے ہاں حاجی کو دم دینا ہوگا۔ دیکھیں: "الموسوعة الفقهية" (13-10/12)

نیز آپ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ آپ کسی عالم دین یا صاحب علم کی رفاقت میں حج کریں، تا کہ آپ حج اور عمرہ میں درپیش مسائل کا جواب حاصل کر سکیں۔

واللہ اعلم.